گیت مالا

کے، سی کھجوریہ

رائٹر، پروڈیوسر، ڈائریکٹر، مکالمہ نگار
گیت کار، سکرین، پلے رائٹر ایکٹر، گلوکار
میوزک ڈائریکٹر

امیرا کدل، ہری سنگھ ہائی سٹریٹ پنجابی محلہ
سرینگر کشمیر
فون نمبر امیرا کدل دفتر 4895

اوم شری گنیش آئینہ

بار اوّل ۴ ھزار

اشاعت ۲۰ر اپریل ۱۹۷۷ء

مطبوعہ شالیمار آرٹ پریس

کے، سی، کھجوریہ

قیمت :- ایک روپیہ

دُعا

اللہ رت گورو ہے بھگوان سب میں یہاں پر ایک سمان
پورن ہوں ارماں ہمارے شکتی ایسی دو بھگوان

تو نے ہم کو جنما یا ہم کو ہے انسان بنایا
بل بُدھی دو گیان دھیان شکتی ایسی

ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، کوئی اِنسان بھائے نہ خدائی
بھائی بھائی ہو یہ جہاں شکتی ایسی

یوں تو سبھی ہم ہیں اندھیارے بھٹک رہے ہیں دوارے دوارے
راہ دکھا دو ہمیں انجان شکتی ایسی

پیار بھرے تو کھیت بنائے کانٹوں کے سنگ پھول کھلائے
پڑھیں لوگ گیتا گرنتھ قرآن شکتی ایسی

تو نے یہاں کیا کیا نہ بنایا کونسی شہ ہے یاں تو نہ سمایا
پر کر نہ سکا تیری پہچان شکتی ایسی

اللہ رت گورو ہے بھگوان سب میں یہاں پر ایک سمان
پورن ہوں ارماں ہمارے شکتی ایسی دو بھگوان

(۲)

ہر قدم پر امتحان ہے کچھ سمجھ آتا نہیں
کیا کہوں کیا کروں وقت جو گیا ہاتھ آتا نہیں
پھول ہیں ہم تو چمن میں ہو نہ زینت ہم سے کم
کام بھی تو نے سمجھ سے زلف میں ہو کچھ اگر تو خم
ہم سے ہی تو ہے یہ دنیا سوچ نہ پھر ہو تو قائم
کبھی ہی نہ ہے ضروری کام بھی کچھ دم بدم
انسان وہ مشکلوں میں بھی جو گھبراتا نہیں
کیا کہوں کیسے کروں وقت جو گیا ہاتھ آتا نہیں
سوچ لے اب تک نہ جو کرنا تھا ہے تو نے کیا
ہر گھڑی جو وقت نے ساتھ ہے تیرا دیا
وقت کی جو روشنی میں کچھ تو ہے تو نے لیا
دوسروں کو راہ دکھلائے جو ہے وہ تو دیا
کون ہے جہاں میں جو کہے یہ پچھتاتا نہیں
کیا کہوں کیا کروں وقت جو گیا ہاتھ آتا نہیں
پیار میں سب کچھ لٹا دیں ہو سمجھی نہ جس کا غم
ہے بھروسہ اپنی طاقت پر کبھی تو ہو نہ کم
ہار بیٹھے تو وہ ہمت جس میں ہو کچھ دم نہیں
چاند اور تاروں سے رتبہ ہے تیرا کچھ کم نہیں

کل جو کرنا ہے کریں وہ آج ہی بھاتا نہیں
کیا کہوں کیا کروں وقت جو گیا ہاتھ آتا نہیں
ہر قدم پہ امتحان ہے کچھ سمجھ آتا نہیں
کیا کہوں کیا کروں وقت جو گیا ہاتھ آتا نہیں

(۵)

(۱۳)

ہر امتحان میں پاس ہی ہوتے رہیں گے ہم
محنت ہے جب ایمان تو کاہے کا ہم کو غم
ہوں بہت بڑی کوشش آزمائش چھوٹی
محنت ہی ہو جہاں میں انسان کی کسوٹی
بھاتی نہ جو شے دل کو چھوٹی ہو یا موٹی
محنت سے ہی مناسب کھری ہو یا کھوٹی
محنت ہی ہو ہر زخم کی جیسے کوئی مرہم
محنت ہے جب ایمان تو کاہے کا ہم کو غم
چھوٹا بڑا کسی کو محنت نے بنایا
محنت سے ہی ہوتی ہے جیسے کبھی چھپایا
محنت سے تو ہر کوئی سلجھتا ہوا آیا
محنت سے ہی کبھی جو قدرت کو جھکایا
ہو پائے گا محنت سے جو کبھی کیا نہ ہر دم
محنت ہے جب ایمان تو کاہے کا ہم کو غم
آتی تو ہیں جہاں میں جب جب بھی ہستیاں
وہ نور جو چہرے پہ آنکھوں میں مستیاں

منجدھار میں ہے ساحل کو لاتھیں اگ کشتیاں
بستی ہیں جن کے ہاتھوں سمجھ اور بستیاں
محنت سے ہی تو چھیڑے پاتا کوئی سرگم
محنت ہے جب ایمان تو کاہے کا ہم کو غم

۵

ہر موڑ پر زندگی کے امتحان کھڑا ہے
کام آسکے کسی کے وہ ہی بڑا ہے
تو بھی لو کوئی پھول ہے تو ہی تو وہ دیا
تو نے تو جو بھی چاہا ہر موڑ پر کیا
دل میں ملن کا پیار ہے ارمان کھڑا ہے
کام آسکے کسی کے وہ ہی بڑا ہے
تو بھی جو کوئی پیڑ ہے تو ہی تو شاخ بھی
جب تک بھی کچھ کرے ہو سکتا نہ جبھی
ہر بات پر تیری جو پہرہ نہ کھڑا ہے
کام آسکے کسی کے وہی بڑا ہے
ہے باغ کا مالی تو کوئی تو بلا واسطہ
قوم قوم پر تجھ کو کسی سے واسطہ
دل میں کبھی نہ سوچ کہ تو ہی بڑا ہے
کام آسکے کسی کے وہ ہی بڑا ہے
ہر موڑ پر زندگی کے امتحان کھڑا ہے
کام آسکے کسی کے وہ ہی بڑا ہے

(۵)

چھا بھی لے اے غم اندھیرے تو کہاں تک چھائیگا
ہے بھروسہ تجھ پہ تو منزل پہ تو لے جائیگا
چھا بھی لے تو جب تلک چھانا ہی تیرا کام ہے
تجھ بنا سب کا یہاں جینا ہی تو ناکام ہے
انجان ہے راہی مگر تو راہ تو دکھلائے گا
ہے بھروسہ تجھ پہ تو منزل پہ تو لے جائیگا
ہے اگر گھیرا پڑا ارمان کے اس جام کا
ہوں اگر مشکل میں یا تو بھی آدمی ہوں کام کا
خون کے دھاگے سے تو زخموں کو سیتا جائیگا
ہے بھروسہ تجھ پہ تو منزل پہ تو لے جائیگا
جب کسی کی زندگی میں راج جو تیرا رہا
کل جو ہوگا کل ہی پر آج بھی تیرا رہا
ہوں گناہوں میں مگر تو راہ پر بھی لائیگا
ہے بھروسہ تجھ پہ تو منزل پہ تو لے جائیگا
چھا بھی لے اے غم اندھیرے تو کہاں تک چھائیگا
ہے بھروسہ تجھ پہ تو منزل پہ تو لے جائیگا۔

(۶)

کیا کر سکوں گا جہاں کے نے جو خبر اتنا بڑا تو نہیں
قطرۂ آب ہوں میں اگر صراحی یا گھڑا تو نہیں

گیت ۱۱

چھوٹا سا صفر سا ہے تو اگر پہاڑ ہی صحرا ہے مگر
تجھ پر لگا ہوا کاسہ تو خطر کہہ پائے کوئی شان کے کدھر
کیا کر سکوں گا جہاں کے لئے جو خود ہی اتنا بڑا تو نہیں
قطرۂ آب ہوں میں اگر صراحی یا گھڑا تو نہیں

قطرۂ آب ہوں بھی کیا ساگر میں اک شان بھی نہیں
بہہ پاؤں کبھی نہ آ تجھ سے جو اتنا جو مجھے احساس تو نہیں
کیا کر سکوں گا جہاں کے لئے جو خود ہی اتنا بڑا تو نہیں
قطرۂ آب ہوں میں اگر صراحی یا گھڑا تو نہیں

پیاس بجھے نہ دن رات اگر نہ پی سکا جہاں کو مگر
تنہا اک گھونٹ بھی دے سکا اگر پی نہ سکی کبھی تو برا جو نہیں
کیا کر سکوں گا جہاں کے لئے جو خود ہی اتنا بڑا تو نہیں
قطرۂ آب ہوں میں اگر صراحی یا گھڑا تو نہیں

اٹھتا ہے دھواں بن آگ تو بیرا گے تو فکر بڑھ جاتا ہے
چلو بھر پانی سے تو بھی طوفان تو نہیں بجھ پاتا ہے
چلو بھر پانی تیل نہیں گرتے حرم کو بجھانا
گرتے کو اٹھانا ہے تو بھلا اچھے کو ستانا کیا نہیں
کیا کر سکوں گا جہاں کے لئے جو خود ہی اتنا بڑا تو نہیں
قطرۂ آب ہوں میں اگر صراحی یا گھڑا تو نہیں

(۷)

پنچھی کیوں دستے پل کا نہیں پنجرہ تیرا اُٹ جائے گا
کرتا ہے کیوں ابھیمان اِتنا آخر میں تو پچھتائیگا
کیونکہ سب کچھ بیان کرتی تو ابھی انجان ہے
چند روزہ مہمان تیری چند روزہ شان ہے
اب بھی سنبھل جائے تو اگر کچھ بھی بگڑ نہ پائیگا
کرتا ہے کیوں ابھیمان اتنا آخر میں تو پچھتائیگا
جب تک سمجھ میں سانس ہی نہ ہے تب تک تجھ کو آس ہے
جھوٹی شان اور موہ مایا کی جب جب تجھ کو پیاس ہے
کوئی نہ ہوگا ساتھ تیرا پائی ہیں تو چل جائیگا
کرتا ہے کیوں ابھیمان اتنا آخر میں تو پچھتائیگا
کیونکہ دل میں لوبھ اتنا سا کچھ نہ کچھ بھی جائیگا
دو گز ٹکڑا کفن کا ہے زیادہ تجھے مل جائیگا
بھرتا خزانہ پاپ کا کیوں اک دن بھی لٹ جائیگا
کرتا ہے کیوں ابھیمان اتنا آخر میں تو پچھتائیگا
پنچھی کیوں دستے پل کا نہیں پنجرہ تیرا اٹ جائے گا
کرتا ہے کیوں ابھیمان اتنا آخر میں تو پچھتائیگا

---

(۸)

کاہے کو کرے ابھیمان
خود کو ذرا پہچان

تجھ سمان تو ہے بندے کرتا ہے کیوں پاپ کے دھندے
تیرے لئے کیا کیا نہ یہاں ہے اُمیدوں کا یہ تو جہاں ہے
کاہے کو ہے نادان
خود کو ذرا پہچان
تیرے لئے ہیں انکوں دھندے آنکھوں دیکھ تو رہتا پھندہ
کرتا ہے جو جھوٹے دھندے تو بھی ہو کیا آنکھ ہے اندھے
کاہے کو بنے انجان
خود کو ذرا پہچان
ذرہ ذرہ جو خود تو رواں ہے ایسے ہی تجھ کو ہوش کہاں ہے
تیرا یہ سب کیا نہ کہاں ہے تو بھی کچھ نہ بس میں یہاں ہے
ہے تو تو نہیں شیطان
خود کو ذرا پہچان
دو گز ٹکڑا کفن تیرا ہے ہر شے یہاں ہے آنی جانی
دو لفظوں کی ہے یہ کہانی چار دن کی یہ ہے جوانی
تیرا ہے یہ جیون مہان
خود کو ذرا پہچان
کاہے کو کرے ابھیمان
خود کو ذرا پہچان

(۹)

سب کے دِل میں پریت بسا دے ہو نہ کوئی جھمیلہ
دُنیا چار دنوں کا میلہ یہ دُنیا چار دنوں کا میلہ
تو آیا ہے اکیلا رے بندے جائیگا بھی اکیلا
جگ کے سب جھوٹے ناطے ہیں پیار یہاں ہے کھیلا
چار دنوں کی چاندنی ہے پیار کی نہ بیلا
دُنیا چار دنوں کا میلہ یہ دُنیا چار دنوں کا میلہ
جنم مرن کی اس کشتی میں ڈوب گئے ہیں ہم سارے
جن کی کچھ اُمید دِلوں میں بھولیں ہیں سب کو پیارے
چاہت کی وہ روشنی ہے دُکھ سُکھ بھی جو جھیلا
دُنیا چار دنوں کا میلہ یہ دُنیا چار دنوں کا میلہ
دُنیا میں لہر دلا سے گہرا پیار تیرا وہ چہرہ
پا کے بھی تو آ نہ سکا یہ پیار نہیں ہے پہرہ
لوبھ کے جھوٹے جہاں میں ہو نہ کوئی اکیلا
دُنیا چار دنوں کا میلہ یہ دُنیا چار دنوں کا میلہ
سب کے دِل میں پریت بسا دے ہو نہ کوئی جھمیلہ
دُنیا چار دنوں کا میلہ یہ دُنیا چار دنوں کا میلہ

٥

(۱۱)

تھی نہ یہ اُمید کبھی ٹھوکر ہمیں لگا دیں گے
گر کبھی روٹھے ہم پھر ہنس کر گلے لگائیں گے
ہم تو ہیں بھٹکے پنچھی سپنے سبھی ارمان سے
ہم نے تجھے چاہا تھا پیا دیکھا ہے دِل جان سے

لے سکے ہم تیرا تصور دل سے لوں بسا لیں گے
گر کبھی روٹھے صنم پڑھ کر گلے لگا لیں گے
خوش رہو تم تو سدا دیتا ہے دل ہر دم دعا
نہ کوئی شکوہ ہے اب نہ تو کسی سے ہے گلا
ہم تو گا گا کے لگی دل کی بجھا لینگے
گر کبھی روٹھے صنم پڑھ کر گلے لگا لیں گے
تھی ہمیں عادت ہمیشہ ہنسنے اور ہنسانے کی
آ ہی جاتی ہے گھڑی آخر تو اب بہلنے کی
اپنے ہی مل کر لگی دل کی بجھا لیں گے
گر کبھی روٹھے صنم پڑھ کر گلے لگا لیں گے
تھی نہ یہ امید کبھی کٹھور سماں لگا دیں گے
گر کبھی روٹھے صنم پڑھ کر گلے لگا لیں گے

---

(۱۱)

بعد مرنے کے میرے تم مزار پر نہ آنا
روئے دل اگر تھپکیاں دے دے کے سمجھانا
پی کر وہ رہا ہوں جو وقت کے ساتھ نہ چلا
سوچتا ہی جو رہا تیرا سے کہ بھلا
یاد آ جاؤں کبھی جی بھر کے مسکرانا
روئے دل اگر تھپکیاں دے دے کے سمجھانا
جی رہا ہوں جو اگر نہ ہوش کے مگر
آ ہی جاتے راہ میں کوئی کٹھکر نہ لیے

نہ بھلا پاؤ اگر دل کو نہ یوں تڑپانا
روٹھے دل اگر تھپکیاں دے دے کے سمجھانا
اب سہی جا نہ رہی تنہائی وہ بھڑ جائی
گپ اندھیرے ہیں چھپے نگاہ شرمائی
کیا ہی خوب ڈھونڈ پائی کسی تھپکی کا بہانہ
روٹھے دل اگر تھپکیاں دے دے کے سمجھانا
بعد مرنے کے میرے تم مزار پہ نہ آنا
روٹھے دل اگر تھپکیاں دے دے کے سمجھانا

۱۴

کریں گے بھلائی سدا ہم جواں
روشن رہیگا ہم سے جہاں
ہم سے چھپے نہ بات جہاں کی اچھے عزت یا انسان کی
جب جب ضرورت ہو بلیدان کی لگائیں گے ہم تو بازی جان کی
کیوں نہ بسائیں اُمیدوں کا اِک جہاں
روشن رہیگا ہم سے جہاں
بگڑی بنے ہیں نکلے سماج کی دوات کی نہ بات ہے لاج کی
در و دیوار ہیں ہم نئے سماج کی چھوڑ دو کل جو بات تھی رواج کی
رہیگی یہ ملت جب تک ہے آسماں
روشن رہیگا ہم سے جہاں
بے رنگ کوئی تو سب ہو ہے ہر شہر میں اُسکی جستجو ہے
ہم ہیں گلاب کوئی رنگ بو ہے جہاں میں کریں گے بڑا کام آرزو ہے

روکے سے رک نہ پائیگا یہ طوفان
روشن رہے گا ہم سے جہاں
کریں گے بھلائی سدا ہم جواں
روشن رہے گا ہم سے جہاں

٥

(۱۳)

ہم ہیں وطن کے چمکتے ستارے سپنے ہیں دل و جان سے پیارے
بھلائی کا کوئی کام کریں گے جگ میں اونچا نام کریں گے
سپنے سہانے لے کے جو من میں گاتی ہے بلبل کوئی چمن میں
آئے برائی کبھی جو من میں بھلائیں گے جیسے ہوں دل گگن میں
انمول ہیں ہم موتی سارے سپنے ہیں دل و جان سے پیارے
بھلائی کا کوئی کام کریں گے جگ میں اونچا نام کریں گے
سپوت تو ہیں دھرتی ماں کے ہم توڑیں گے ہمت نہ جب دم میں ہے دم
وہاں دشمنوں کو بھگائیں گے دم بہ دم بڑھتے رہیں گے آگے یہ ہم
محنت سے ہیں ہم دمکتے تارے سپنے ہیں دل و جان سے پیارے
بھلائی کا کوئی کام کریں گے جگ میں اونچا نام کریں گے
چاند گگن میں ہو جیسے سہارا کشتی ہیں ہم دریا چھوار سیادار
بن کے رہیں گے بنیاد سے وطن کی پھول ہوں جیسے پیارے چمن سے
کوئی گھبرا سب حل سے پکارے سپنے ہیں دل و جان سے پیارے
بھلائی کا کوئی کام کریں گے جگ میں اونچا نام کریں گے

ہم ہیں وطن کے چمکتے ستارے سینے میں دل و جان سے پیارے
بھلائی کا کوئی کام کریں گے، جگ میں اونچا نام کریں گے

---

(۱۴)

اُٹھو وطن کے نوجواں ہمت سے کام لو
مُنہ موڑ دو دشمن کے خوشی کا جام لو
ہم ہیں ہے کوئی مذہب ملت جہاں کی
متحد تو ہم اک قوم ہیں ہندوستان کی
اُٹھ کر وطن کے دوستو اب امتحان لو
مُنہ موڑ دو دشمن کے خوشی کا جام لو
سچے سبق جہاں کو ہم نے سکھا دیئے
کوہ ہمالیہ پہ ہم نے جھنڈے لگا دیئے
اُٹھ کر وطن کے نام پر وفا کا جام لو
مُنہ موڑ دو دشمن کے خوشی کا جام لو
ہم کو دکھا سکے نہ کوئی سینہ زوریاں
کوئی نہ بھر سکے حرام کی تجوریاں
اُٹھ کر وطن کے دامن کو گھٹ کے تھام لو
مُنہ موڑ دو دشمن کے خوشی کا جام لو
ایسے وطن کی آن پر یہ خون جوش لے
نہ کیوں بلند ہو چکے ہمارے حوصلے
پیا ند کر ـــ ہے کفت اللہ کا نام لو
مُنہ موڑ دو دشمن کے خوشی کا جام لو

اُٹھو وطن کے نوجوان ہمت سے کام لو
منہ موڑ دو دشمن کے خوشیوں کا جام لو

(۱۵)

چھینے جو دھرتی ماں چنے ناکوں چبا دیں گے
دشمن کے ہم میدان میں چھکے چھڑا دیں گے

غیرت ہے نہ ہی آب کبھی جو بھاگ ہیں چلے گئے
پھر سے کفن ہم باندھ کر لوٹنے کو ہیں آگئے
چٹان ہے یہ دل طوفان کو ہٹا دیں گے
دشمن کے ہم میدان میں چھکے چھڑا دیں گے

ہو جائے وطن پہ مر مٹے جو جان سے تھے پیارے
دھرتی کے ہیں وہ دلوتا آکاش پہ تارے
بن کے جو مالائیں نہ پھولوں کی چڑھا دیں گے
دشمن کے ہم میدان میں چھکے چھڑا دیں گے

بھائی جو مین کرتے کبھی پاس آکے بیٹھے
اپنا سمجھ کرتے سر آنکھوں پہ اٹھا بیٹھے
کھیلیں کبھی جو خون کی ہولی وہ مٹا دیں گے
دشمن کے ہم میدان میں چھکے چھڑا دیں گے

چھینے جو دھرتی ماں چنے ناکوں چبا دیں گے
دشمن کے ہم میدان میں چھکے چھڑا دیں گے